تصویری کہانی سلسلہ

جادو کا دیگچہ اور کدو کا محافظ



معظّم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک شخص احسان اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔ان کے گھر کوئی اولاد نہیں تھی۔ احسان ایک محنت کش کسان تھا اور اپنی زمین پر کھیتی باڑی کیا کرتا تھا۔کھیت کے کام میں اس کی بیوی برابر ہاتھ بٹاتی تھی۔دونوں میاں بیوی بے حد خوش وخرم زندگی بسر کر رہے تھے۔کھیت سے انہیں گندم، مکئی، جو اور چاول کی فصلیں مل جاتی تھیں، وہ ڈھیر سارا اناج جمع رکھتے اور باقی سب فروخت کر دیتے۔احسان کے گاؤں میں کاشتکاری کا انحصار بارانی پانی پر تھا۔جب بارشیں ہوتی تو سب کسان مل کر بارش کا پانی جمع کر لیا کرتے اور پھر اسی پانی سے اپنی اپنی فصلوں کو سیراب کرتے۔احسان جانتا تھا کہ بارش کا ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے۔اسی لئے وہ ہر فصل میں سے کچھ نہ



کچھ اناج ذخیرہ کرلیا کرتا تھا۔ ایک سال ایسا بھی آیا کہ بارش بالکل نہ ہوئی اور زمین خشک ہو کر پھٹنے لگی۔ اس سال کوئی فصل پیدا نہ ہوسکی جس کے باعث اناج کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوگیا۔ احسان کو اناج کی ذرا بھی فکر نہیں تھی۔ اس کے پاس ڈھیر سارا اناج جمع تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو ہدایت کی کہ وہ اناج کے استعمال میں ہاتھ تنگ رکھے تاکہ اگلی فصل تک وہ کھانے پینے سے محروم نہ رہیں۔ جب سال گزر گیا اور بارش نہ ہوئی تو گاؤں کے لوگوں کے پاس جمع اناج ختم ہوگیا اور وہ اناج کی تلاش میں مارے مارے پھرنے لگے۔ احسان بڑا رحم دل اور نیک شخص تھا۔ اس نے مناسب قیمت پر لوگوں کو اناج فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس کی بیوی نے اسے منع کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں مانا اور کہنے لگا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ پیٹ بھر کر کھائے اور گاؤں کے لوگ بھوکے سوئیں۔ بارش نہ ہوئی اور قحط کا سماں بندھ گیا۔ دوسرے گاؤں کے لوگ بھی اناج ڈھونڈنے نکل پڑے۔ احسان کے پاس اناج کا ذخیرہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا مگر اس نے لوگوں کو انکار نہیں کیا اور دھڑا دھڑ اناج فروخت کرتا رہا۔ لوگ بڑی دور دور سے اس کے پاس آتے اور اناج خرید کر لے جاتے۔ وہ اسے بے حد دُعائیں دیتے تھے۔ احسان لوگوں کی مدد کر کے بڑا خوش ہوتا اور سکون کی نیند سوتا۔ اسے کوئی فکر نہیں تھی کہ اناج ختم ہو جانے کے بعد وہ کیا کرے گا۔ جب تیسرے سال بھی بارش نہیں ہوئی تو احسان کو فکر ہونے لگی کہ اس کا اناج تو ختم ہو رہا ہے اگر یہ ذخیرہ بالکل ختم ہوگیا تو وہ لوگوں کو کیا جواب دے گا۔ وہ تو بڑی دور دور سے امیدیں باندھ کر اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ راتوں کو خدا کے حضور گڑگڑاتا اور بارش کی دُعائیں کرتا۔ بالآخر اس کی اور لوگوں کی دُعائیں قبول ہوئیں اور آسمان پر گہرے بادل منڈلانے لگے۔ یہ دیکھ کر سب لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ خوب بارش ہوئی اور سوکھی زمین ایک بار پھر تر و تازہ ہو گئی۔ احسان نے اپنا ہل نکالا اور کھیت میں پہنچ گیا۔ اس نے جب ہل چلایا تو اسے احساس ہوا کہ زمین سخت ہو چکی تھی۔ اس نے ہمت نہیں ہاری اور کئی دن تک زمین میں ہل چلاتا رہا۔ جب زمین میں نرمی پیدا ہوئی تو اس نے گندم کے بیج بونا شروع کر دیئے۔ اس کی بیوی نے ساتھ مل کر اس کا ہاتھ بٹایا۔ وہ سارا دن گندم کے بیج بکھیرتے۔ ایک دن صبح جب احسان کھیت میں پہنچا تو اس نے عجیب نظارہ دیکھا۔ ایک بڑا سیاہ پرندہ کھیت میں بیٹھا گندم کے بیج چگنے میں مشغول تھا۔ بیجوں کے بغیر فصل کیسے اُگتی؟ احسان نے ایک لاٹھی لی اور سیاہ پرندے کو بھگانے کی کوشش میں جت گیا۔ اس کی بیوی بھی برابر اس کا ساتھ دیتی رہی۔ سیاہ پرندہ بڑا چالاک تھا۔ وہ ایک جگہ سے اُڑ کر دوسری



جگہ پہنچ جاتا اور بیج چگنے لگتا۔ جب تک احسان اور اس کی بیوی وہاں پہنچتے تو وہ کافی سارے بیج کھا چکا ہوتا۔ تمام دن اسی بھاگ دوڑ میں گزر گیا۔ شام تک سیاہ پرندہ ڈھیر سارے بیج کھا گیا تھا۔ احسان نے اگلے دن اور بیج کھیت میں ڈالے۔ دوپہر کو وہ سیاہ پرندہ دوبارہ نمودار ہوا اور احسان کی محنت کو چگ کر چلتا بنا۔ احسان بڑا پریشان ہوا۔ اس نے گھر پہنچ کر اپنی بیوی کو بتایا کہ سیاہ پرندہ اسے گندم بونے نہیں دے گا۔ اس کی بیوی خود سیاہ پرندے کے باعث پریشان تھی۔ دونوں میاں بیوی نے سر جوڑ کر سوچا تو ایک ترکیب ان کے دماغ میں آئی۔ اگلی صبح احسان نے لکڑی کے ایک گول تختے پر گوند لگائی اور اس پر کافی بیج رکھ کر اسے کھیت کے بیچوں بیچ رکھ دیا۔ دوپہر کو جب سیاہ پرندہ پہنچا تو اس نے تختے پر بیجوں کا ڈھیر دیکھا۔ وہ سیدھا وہیں اتر گیا اور جلدی جلدی بیج چگنے لگا۔ احسان چند لمحے رُکا اور پھر اس

نے تختے کی طرف دوڑ لگا دی۔ جونہی احسان قریب پہنچا تو پرندے نے جست لگا کر اُڑنا چاہا مگر اس کے پنجے گوند میں پھنس کر تختے سے چپک چکے تھے۔ وہ پھڑ پھڑانے لگا۔ احسان نے جست لگا کر اس کی گردن دبوچ لی۔ اس سے پہلے کہ احسان اسے جان سے مار ڈالتا۔ سیاہ پرندہ جلدی سے بولا۔ اے نیک انسان! اگر تو مجھے آزاد کردے تو میں تجھے ایک راز بتا سکتا ہوں جس سے تیرا فائدہ ہوگا۔ احسان کو اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔ اس نے پرندے کا مکر سمجھ کر اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ سیاہ پرندے نے منت سماجت شروع کی تو احسان کی بیوی کو اس پر ترس آ گیا۔ بیوی کے کہنے پر احسان نے پرندے کا پنجہ گوند سے نکال دیا۔ سیاہ پرندہ آزاد ہو کر فضا میں لہرایا اور احسان کے پاس واپس لوٹ آیا۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک ایسی غار کا پتہ جانتا ہے جہاں جو چیز مانگی جائے فوراً ملتی ہے۔ احسان نے ہنس کر کہا کہ ایسا کچھ نہیں ہوتا، وہ مذاق کر رہا ہے۔ سیاہ پرندے نے جب اصرار کیا تو احسان اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ دونوں کافی طویل فاصلہ طے کر کے ایک غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ سیاہ پرندے نے کہا کہ





وہ اندر جائے اور اپنی کوئی خواہش بیان کرے مگر لالچ نہ کرے۔ احسان غار میں داخل ہوا تو وہاں بڑا اندھیرا تھا۔ وہ کافی اندر پہنچ گیا تو ایک آواز نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے؟ احسان نے بتایا کہ اس کی خواہش اسے وہاں کھینچ لائی ہے کہ اسے ایسی چیز دی جائے جس سے وہ اپنے کھیت کا خرچہ پورا کر سکے اور قحط کے دنوں میں لوگ اس کے گھر سے بغیر اناج کے نہ جائیں۔ غار میں دراصل ایک جادوگر رہتا تھا۔ اس نے احسان کو ایک مرغی دی جو سونے کا انڈا دیتی تھی اور ایک دیگچہ دیا جس کا ڈھکن بند کر کے کھولا جائے تو اس میں پکا پکایا اناج مل سکتا تھا۔ احسان دونوں چیزیں لیکر واپس لوٹ آیا۔ اس نے سیاہ پرندے کا شکریہ ادا کیا۔ اب احسان کو کوئی فکر نہیں تھی۔ مرغی روز ایک سونے کا انڈا دیتی تھی اور جادو کے دیگچے میں رنگ برنگی لذیذ غذائیں پکی پکائی مل جاتی تھیں۔ گاؤں کے لوگ اگلی بارش کا انتظار کر رہے تھے تا کہ بوئی ہوئی فصلیں بڑھ سکیں مگر قحط سالی کا سلسلہ ختم نہ ہو سکا۔ بارش نہ ہوئی اور سب فصلیں تباہ ہو گئیں۔ لوگ اناج کیلئے پھر احسان کی طرف بھاگے، احسان کے پاس اناج کا ذخیرہ تو ختم ہو چکا تھا مگر جادو کا دیگچہ موجود تھا۔ اس نے لوگوں کو پکا پکایا اناج دینا شروع کر دیا۔ ہر روز اس کے گھر پر لوگوں کا ہجوم جمع ہوتا اور سارا دن اناج بٹتا رہتا۔ آہستہ آہستہ احسان کی شہرت بادشاہ کے دربار تک جا پہنچی۔ بادشاہ کو

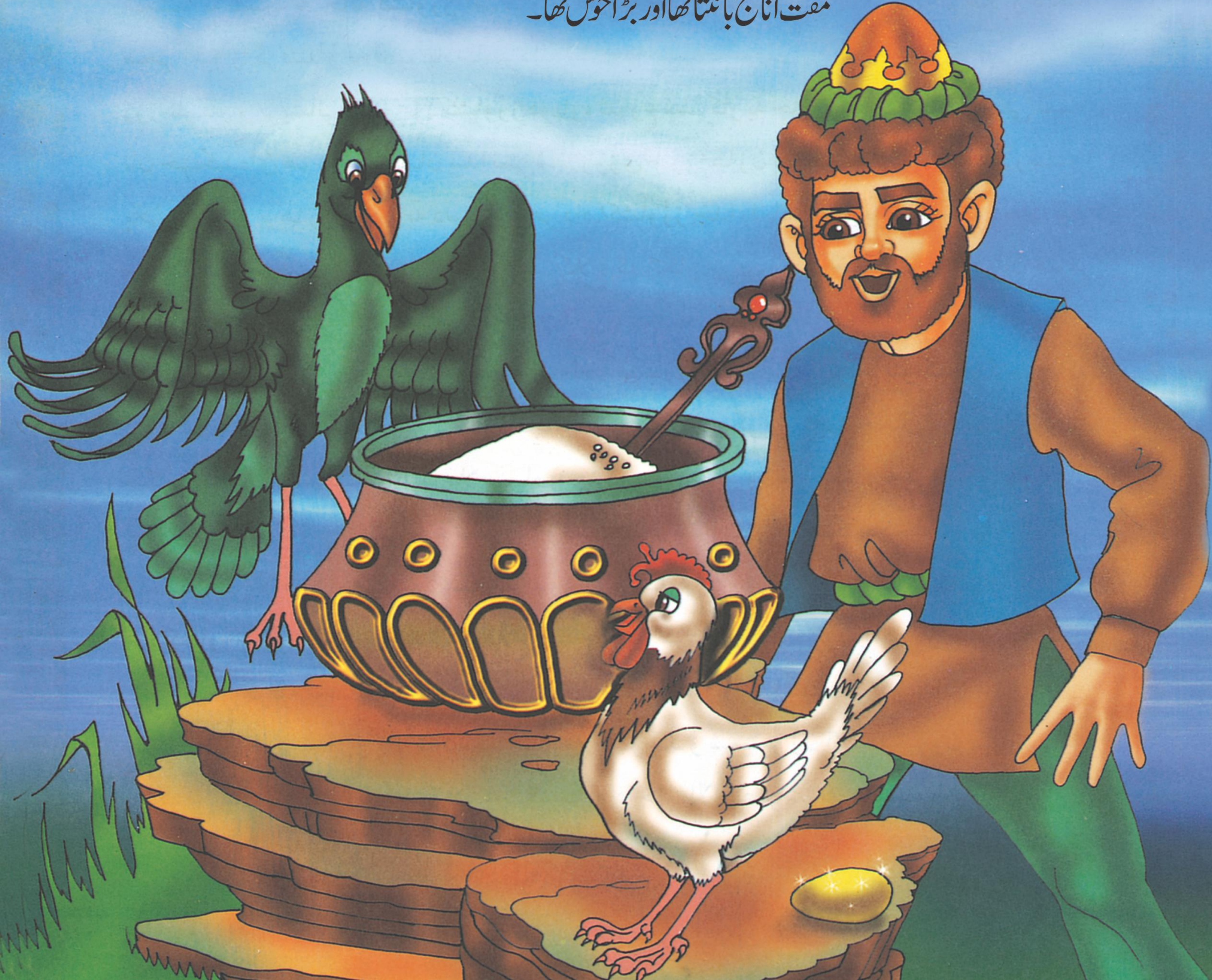
احسان کی شہرت پر بڑا حسد آیا اور اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ احسان سے جادو کا دیگچہ چھین لائیں تا کہ وہ خود اپنی رعایا کو اناج بانٹے اور اس کی شہرت ہو۔ سپاہی بادشاہ کے حکم پر جادو کا دیگچہ احسان سے چھین کر لے آئے۔ بادشاہ نے جادو کے دیگچے سے اناج نکال کر مہنگے داموں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل تو لوگ مہنگا اناج خریدتے رہے اور بادشاہ کو کوستے رہے مگر ایک وقت ایسا بھی آیا جب لوگوں کے پاس پیسے ختم ہو گئے۔ سارا مال بادشاہ کے خزانے میں جمع ہو گیا۔ وہ احسان کے پاس پہنچے اور اپنی مصیبت بیان کی۔ احسان نے ترس کھا کر لوگوں کی مدد کرنا شروع کر دی۔ اب وہ اناج کے بجائے جمع کئے سونے کے انڈے بانٹنے لگا۔ بادشاہ کو جب یہ حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے احسان سے سونے کا انڈا دینے والی مرغی بھی چھین لی۔ اب احسان کے پاس کچھ بھی نہیں بچا

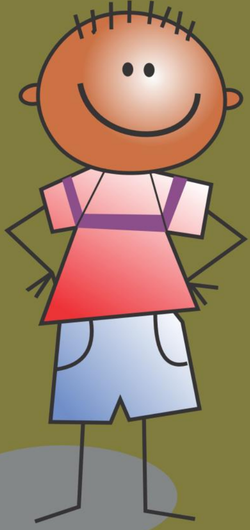




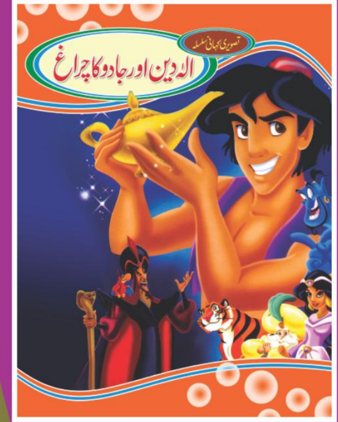
تھا۔ وہ بہت غریب ہو گیا۔ ساری دولت اور جادو کی چیزیں اس سے چھین لی گئی تھیں۔ احسان نے خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ وہ ہی اس کی مدد کرے۔ چند دن گزرے کہ سیاہ پرندہ اس کے کھیت میں چلا آیا۔ جب اس نے احسان کی خراب حالت دیکھی تو ماجرا دریافت کیا۔ احسان نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ سیاہ پرندے نے اسے دوبارہ غار میں جانے کا مشورہ دیا۔ احسان پہلے تو نہیں مانا مگر بیوی کے اصرار پر وہ ایک بار پھر پراسرار غار کی طرف چل پڑا۔ غار میں پہنچ کر احسان نے جادوگر کو سب کچھ سچ سچ بتایا اور مدد طلب کی۔ غار کے جادوگر نے اسے ایک کدو دیا اور کہا کہ جب وہ محافظ کہہ کر پکارے گا تو ایک غلام نکل کر اس کیلئے جنگ کرے گا۔ بادشاہ کو اس کے ظلم و ستم کی سزا ملنا ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ تم سے ہر وہ چیز چھین لے گا جو میں تمہیں دوں گا۔ احسان نے اس کا شکریہ ادا کیا اور بڑا کدو لیکر شاہی محل کی طرف چل پڑا۔ شاہی محل کے دروازے پر شاہی محافظوں نے اسے روک دیا اور اندر

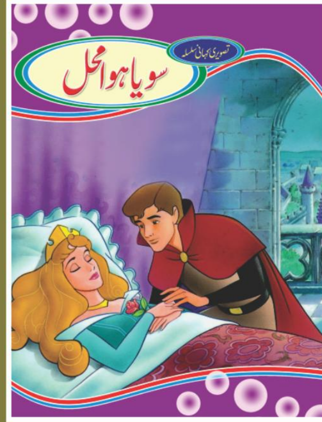
داخل نہ ہونے دیا۔احسان نے کدو کے محافظ کو پکارا تو کدو شق ہوا اور اس میں سے ایک خوفناک شخص برآمد ہوا۔اس نے اپنی تلوار سے درباری محافظوں کا صفایا کر دیا۔راستہ صاف تھا، احسان کدو کے محافظ کے ساتھ دربار میں پہنچ گیا۔بادشاہ کے سپاہیوں نے کدو کے محافظ کو زیر کرنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ سب ناکام رہے اور ایک ایک کر کے فرار ہو گئے۔ بادشاہ کو جب اپنی موت سامنے نظر آئی وہ تھر تھر کانپنے لگا۔اس نے احسان سے التجا کی کہ وہ اپنی چیزیں واپس لے لے اور اس کی جان بخش دے۔احسان کو اس کے سب ظلم وستم یاد تھے جو اس نے اپنی رعایا پر ڈھائے تھے۔اس نے بادشاہ پر ذرا بھی رحم نہیں کیا اور اسے کدو کے محافظ کے حوالے کر دیا جو اسے اپنے ساتھ لیکر کدو میں واپس چلا گیا۔احسان جادو کا انڈا دینے والی مرغی اور جادو کا دیگچہ لیکر واپس آ گیا۔وہ پہلے کی طرح اب مفت اناج بانٹتا تھا اور بڑا خوش تھا۔

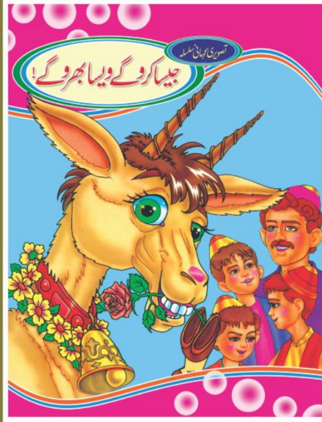


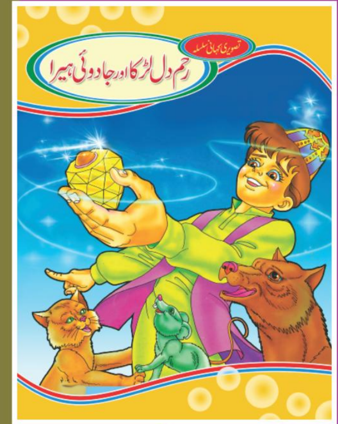


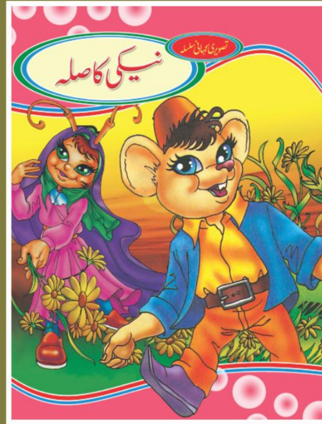
بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگارنگ کہانیاں

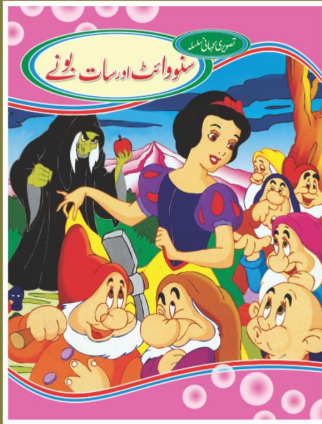


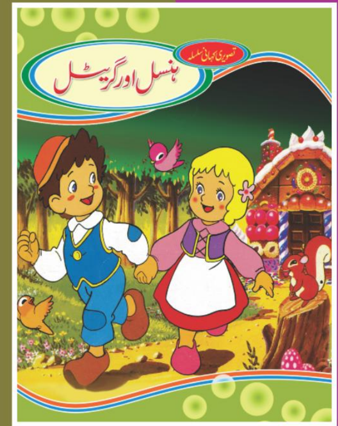


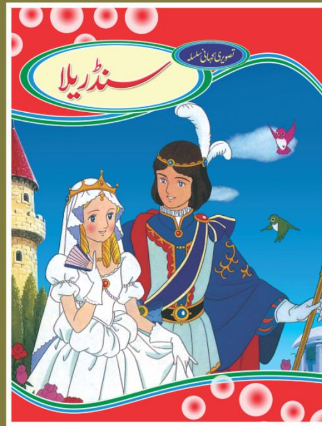


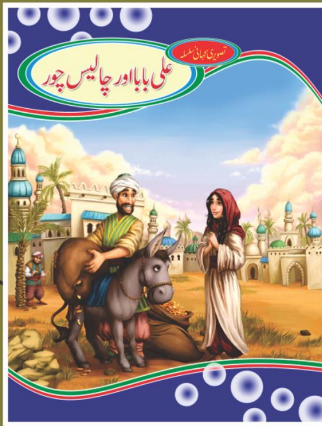
















KID's OWN PUBLICATIONS

Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306